سوال

ارہنا ئےکرم 341

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کادوسرا رؤیت ہلال سے متعلق ہے۔ لکھتے ہیں: بعض ہند کے مسلمان رمضان اور عیدین کے موقع پر عرب ممالک کی رؤیت ہلال کا اعتبار کرتے ہوئے روزہ شروع کرتے ہیں اور عید مناتے ہیں۔ مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کے ان مبارک موقعوں پر یہ حضرات اختلاف وانتشار کا مظاہرہ کرتے ہیں، جس کی و۔

کیاان لوگوں کا عرب دنیا کی رؤیت پر اعتماد کرنا شرعاً درست ہے؟ کیا ایک شہر میں دو یا تین دن عیدیں منائی جاسکتی ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ں موضوع پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے، اس لیے میں چند اصولی باتیں درج کرتا ہوں:

یث 1: 1907-1909، وصحیح مسلم، الصیام: حدیث: 1080، 1081)

2۔ شریعت نے اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے۔ خاص طور پر اگر دو ممالک اتنی دوری پر ہوں کہ دونوں کے اوقات میں رات کے کسی حصہ کا بھی اشتراک نہ ہو۔

3۔ اگر مشرق میں چاند واقعی نظر آجائے تو تمام مغربی ممالک میں ایسے چاند کا دیکھا جانا یقینی ہوجاتا ہے کیونکہ مغربی ممالک میں مغرب کا وقت بعد میں ہوگا اور اس لحاظ سے چاند کی عمر گھنٹوں کے اعتبار سے بڑھتی جائے گی اور اس کی رؤیت کا امکان بھی زیادہ ہوتا چلا جائے گا لیکن اگر اس کا عکس ہو، یعنی کسی مغر

عودی عرب اور دوسرے عرب ممالک ہندوستان سے مغرب میں ہیں، اس لیے سعودی عرب کی رویت اہل ہندوستان کے لیے قابل حجت نہیں ہوگی، البتہ یورپ اور امریکہ کے لیے یقیناً قابل حجت ہوگی۔

نا 29

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

روزے کے مسائل، صفحہ: 314

محدث فتویٰ